171981- یھوہ کے گواہ کون ہیں اوراس فرقہ کی جانب منسوب مسلمان کی بیوی کا حکم کیا ہے ؟

سوال

میری بیوی یہودیوں کے "شھود یھوہ "نامی گروہ سے تعلق رکھتی ہے، میں نے اسے کئی باراسلام قبول کرنے کی دعوت بھی دی لیکن اس نے قبول نہیں کی، اس سے میرا ایک سالہ بچہ بھی ہے، دین کے علاوہ میری ہربات تسلیم کرتی ہے توکیامجھے اسے اپنی بیوی بنائے رکھنا چاہیے ہوسکتا ہے میری دعوت سے وہ دین اسلام قبول کرہی لے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

یھوہ عبری زبان میں رب کانام ہے، اوراس گروہ کو" برج المراقبہ "یعنی نگران برج بھی کہا جاتا ہے.

"شھود یھوہ "نامی گروہ کے پیروکارجواپنے آپ کونصاری تصور کرتے ہیں، لیکن واقعات اس بات کے شاہد ہیں کہ نصاری اس گروہ سے برات کااظہارکرتے ہیں، اور بعض نصاری توانہیں بدعتی خیال کرتے ہیں، اورکچھ انہیں کافرقرار دیتے ہیں!

انہیں کافرقرار دینے کاسبب یہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ عیسی علیہ السلام کواللہ تسلیم نہیں کرتے، اگرچہ وہ معبودوں میں سے اسے ایک معبود تصورضرور کرتے ہیں، یعنی یہ دوسرے درجہ کاالہ مانتے ہیں، اللہ ایسے عقیدہ سے محفوظ رکھے.

اسی طرح اس گروہ لوگ باقی نصاری کوکافرکہتے ہیں حتی کہ اس گروہ کے ہاں حرام کاموں کی فہرست میں "چرچ جانا بھی شامل ہے؛اوریہ ہرایک دوسرے کوالزام دیتے ہیں کہ ان کے پاس انجیل کاتحریف شدہ اورنقلی نسخہ ہے.

ظاہریہی ہوتاہے کہ یہ تنظیم یہودیوں کے شکنجہ میں جکڑی ہوئی ہے اوریہودیوں کے ماتحت ہے، اوریہودیوں کے عقائدوافکارکی آبیاری کرتی ہے، خاص کردنیاکے خاتمہ کے لیے، انہوں نے جودنیاکے خاتمہ کے جودعوے کیے اس کاجھوٹ سامنے آچکاہے، اس کے باعث ان کے دین سے بہت ساری جماعتیں نکل کران کے افکارکوترک کرچکی ہیں.

ان کے عقائدمیں شامل ہے کہ عیسی بن مریم علیہ السلام اللہ کی سب سے عظیم اورپہلی مخلوق ہیں، اس لیے کہ انہوں نے اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کی لھذا یہ الہ بننے کے مستحق ٹھرے! اورانہوں نے ہی مخلوقات کوپیداکیا!اوروہ آسمان میں میخائیل نامی ایک فرشتہ ہیں جوباقی سب فرشتوں کاسردار ہے، اورزمین میں یسوع مسیح کے نام سے بشرہیں!

اسی طرح ان کاعقیدہ ہے کہ ان کی تنظیم کاکمیٹی اللہ کی جانب سے اختیارکی جاتی ہے!اوریہ تنظیم ہی اللہ تعالی کی تعلیمات لوگوں تک پہنچانے کے لیے واحد چینل ہے.

اس لیے ان اورباقی نصاری پرکافرکاحکم لگانے کے اعتبارسے کوئی فرق نہیں، یہ سب نصرانی فرقے اورگروہ اللہ کے ساتھ اوربت پرستی وثنیت کے عقائدپرمشتمل ہیں.

اس لیےکہ "شھود یھوہ "نامی فرقہ نصرانیت کی طرف منسوب ہے اوران کادینی مرجع انجیل ہے تویہ نصرانی فرقہ ہوااورانہیں بھی وہی احکام دیے جائیں گے جوباقی نصاری کودیے جاتے ہیں.

الموسوعۃ المیسرۃ فی الادیان والمذاھب والاحزاب المعاصرۃ میں "شھود یھوہ "نامی گروہ کی تعریف اس طرح کی گئی ہے :

"یہ دینی اور سیاسی عالمی تنظیم ہے، جو خفیہ تنظیم اور اعلانیہ فکر و سوچ پر قائم ہے، انیسویں صدی کے نصف میں امریکہ منظر عام پر آئی، جیسا کہ اس تنظیم کا دعوی ہے کہ یہ نصرانی تنظیم ہے، اور واقعات اس کی تائید کرتے ہیں کہ یہ یہودیوں کے کنٹرول میں ہے، اور یہودیوں کے لیے کام کرتی ہے، اور شھود یھوہ کے ساتھ ساتھ "نئی عالمی جماعت" کے نام سے جانی جاتی ہے، یہ "1931" میں منظر عام پر آئی اور امریکہ میں اسے منظر عام پر آنے سے قبل ہے "1884" میں اسے سرکاری طور پر تسلیم کرلیا گیا تھا" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرۃ (658/2).

اور اسی کتاب میں یہ بھی درج ہے:

"ایک خاص فہم کے اعتبار سے اسے خاص نصرانی فرقہ شمار کرنا ممکن ہے، لیکن یہ لوگ واضح طور پر یہودیوں کے زیر اثر ہیں، اور بالجملہ یہودیوں کے عقائد رکھتے اور یہودیوں کے اہداف کے لیے کام کرتے ہیں.

یہ قدیم فلاسفہ اور خاص کر یونانیوں کے افکار سے متاثر ہیں، ان کا اسرائیل اور یہودیوں عالمی تنظیموں مثلا ماسونی وغیرہ سے خاص تعلق ہے.

اس کے علاوہ ان کے انٹرنیشنل مشنری اور کیمونسٹ تنظیموں سے بھی تعلق ہیں" انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ المیسرۃ فی الادیان والمذاہب والاحزاب المعاصرۃ (660/2).

دوم:

اکثر علماء کرام کے قول کے مطابق اس نصرانی عورت سے شادی جائز ہے، لیکن اس کے لیے کچھ شرطیں ان شروط کو دیکھنے کے لیے آپ (95572) اور (2527) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

یہ شرط نہیں کہ شادی کے بعد وہ عورت مسلمان ہو، بلکہ اپنے عقیدے پر رہتے ہوئے بھی یہ عقد باقی رہے گا، لیکن ہم مسلمانوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ وہ غیر مسلم عورت سے شادی مت کریں، بلکہ وہ مسلمان عورتوں میں سے ہی بہتر اور اچھی بیویاں اختیار کریں.

کیونکہ شادی میں بیوی کے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے، اس نے اپنی عزت اور خاوند کے گھر اور بچوں کی تربیت کرنا ہوتی ہے، یہ عظیم کام ایک صالحہ اور مستقیم مسلمان عورت ہی صحیح طرح سرانجام دے سکتی ہے جو اللہ سبحانہ و تعالی کی اطاعت کرنے والی ہو.

میرے سائل بھائی معاملہ آپ کے ہاتھ میں ہے، اگر آپ دیکھتے ہیں کہ اس عورت کے ساتھ ہی آپ کا رہنا اور اسے بیوی بنائے رکھنا ہی مصلحت ہے تو پھر آپ اسے بیوی بنائے رکھیں، اور اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ آپ کے گھر اور آپ کی اولاد کو خراب کر دیگی تو پھر آپ اس سے کنارہ کش ہو جائیں، اہل کتاب کی عورتوں سے شادی کرنے کا انجام خطرناک ہے، اس میں سے چند ایک اشیاء کا ہم درج ذیل سوالات کے جوابات میں ذکر کر چکے ہیں، آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

(12283) اور (20227) اور (44695).

لیکن آپ کو طلاق دینے سے قبل اپنے بیٹے کے متعلق بیوی سے احتیاط کرنی چاہیے، اسے آپ طلاق کے بعد بیٹے کی پرورش و تربیت کا حق مت دیں، یا پھر اسے کفریہ ممالک میں بھی ساتھ نہ لے جانے دیں؛ کیونکہ اس طرح آپ بیٹے کو ضائع کر دیں گے، اور اس کا دین خراب کر بیٹھیں گے.

واللہ اعلم.